اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

معروف بہ

مسمّٰی بنام تاریخی **الملفوظ** ۱۳۳۸ھ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

اعلیٰ حضرت مُجدِّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:
شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند
حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطَفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش
مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر
مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تَوَکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتمادُ عَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

امر میں مسلمانوں کو ذلت پہنچے اس کا ترک واجب ہے۔

فتاویٰ عَالَمْگِیریہ کے مصنف کون ہیں؟

عرض : فتاویٰ عالمگیریہ کس کی تصنیف ہے؟

ارشاد : مولانا نظام الدین صاحب جو مجمعِ علما کے سردار تھے ان کی تصنیف ہے۔

عالمگیریہ کہنے کی وجہ

عرض : حضور پھر اس کو عالمگیریہ کیوں کہتے ہیں؟

ارشاد : سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے علما کو جمع کر کے تصنیف کرائی اور اس میں کئی لاکھ روپیہ صَرف (یعنی خرچ) کیا، کثیر کتب خانہ جمع کیا تمام کتابوں میں دیکھ دیکھ کر یہ فتاویٰ تصنیف ہوا۔

مُنَاظَرہ کی ایک ناجائِز شرط

عرض : مناظرہ میں یہ شرط کرنا کہ جو مغلوب ہو غالب کا مذہب اختیار کرلے، کیسا ہے؟

ارشاد : حرام ہے اور اگر دل میں ہے کہ دوسرا شخص غالب ہو گا تو وہ شخص اپنے مذہب کو چھوڑ دے گا تو یہ کفر ہے۔

کفر کا اِرادہ کرنا کفر ہے

ائمہ کرام کی تصریح ہے کہ ''جو شخص کفر کا ارادہ کرے مضافاً یا مُعَلَّقاً ابھی کافر ہو گیا''۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع......الخ، مطلب موجبات الکفر......الخ، ج۲، ص ۲۸۳) مضافاً یہ کہ مثلاً ارادہ کرے کہ بیس برس بعد کفر کرے گا تو ابھی کافر ہو گیا کہ کفر پر راضی ہوا۔ اور مُعَلَّق کی شکل یہ ہے کہ اگر وہ کام ہو جائے یا نہ ہو تو وہ شخص کفر کرے گا۔ ہاں اگر دل میں یہ ہے کہ یقیناً میں ہی غالب آ ؤں گا تو کفر نہیں۔

محال بالذّات کی وضاحت وتعریف

عرض : حضور! اگر وہابیہ یہ کہیں کہ باری تعالیٰ کے لیے ظلم اس وجہ سے مُحال (یعنی ناممکن) ہے کہ غیر ''مالکِ مُستَقِل'' ہے ہی نہیں تو (یہ) بالذّات مُحال نہیں، اس کا جواب کیا ہے؟